Lesson 28. Al-Baqarah (Ayaat 222 - 228): Day 96 سُوۡرَةُ البَقَرَة کی تفسیر

سبق کا خلاصہ: پیچھے سے دیکھیں تو آیتِ برّ سے ہمیں خطاب کیا گیا ہے بعض آیات بظاہر تھوڑی مختلف موضوع پر نظر آتی ہیں لیکن سب ایک ہی لڑی میں پروئی ہوئی ہیں۔ سب آیات کا ایک دوسرے سے تعلق ہے۔ اللہ کے احکام واضح ہیں۔ نماز، روزے، حج، قتال، جہاد کے بعد یہاں خاندانی زندگی کا موضوع شروع ہُوا۔

پچھلے سبق میں ہم نے نکاح کا موضوع دیکھا ہم نے پڑھا کہ یہ ایک لیگل کانٹریکٹ یعنی قانونی دستاویز ہے۔ یہ نہ صرف میاں بیوی کے لئے اہم ہے بلکہ آنی والی نسلوں کے لئے بھی۔ کہ مشرکین سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ اب آگے عورتوں کے حقوق کی بات ہو گی۔

آج عورت کے حقوق کا بڑا شور ہے۔ اللہ نے یہ حقوق صدیوں پہلے عطا کر دئے۔ معاشرے میں امن اور سکون تب ہی ہو گا جب سب کو عدل اور برابری کے حقوق ملیں۔ یہاں برابر سے مراد بالکل ایک جیسے نہیں بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ عورت سے اُس کی استطاعت کے مطابق کام لینا مُراد ہے۔

آج کے سبق میں حیض کی بات ہو گی۔ ہم حیران ہو جاتے ہیں کہ اللہ نے اپنی کتاب میں یہ اتنی ذاتی بات کی ہے۔ یہاں حیض کی بات کر کے آگے طلاق کی بات ہو گی۔ حیض اور طلاق کا گہرا تعلق ہے۔

شوہر اور بیوی کے تعلق میں شرط لگائی گئی تھی کے ایک دوسرے کے دین اور مزاج کو سمجھنے والے ہوں۔ مشرک اور مومن کا جوڑ نہیں بنتا۔ اگر آپ اس تعلق میں اعتدال لانا چاہتے ہیں۔ تو عورت کی

ماہانہ خاص تکلیف کا بھی خیال رکھا جائے۔ اگر کسی بے دین یا غیر مذہبی انسان سے شادی ہو جائے تو وہ عورت کو اُن خاص ایّام میں تکلیف دے سکتا ہے۔

حیض کے معاملے میں اسلام سے پہلے افراط و تفریط تھی۔ اس لئے صحابہ کرامؓ نے یہ سوال پوچھا۔

اس کتابِ ہدایت میں عورتوں کے حیض کے بارے میں بات کرنا اس لئے بھی ضروری تھا کہ عام طور پر آپ دیکھتے ہیں کہ دُنیا میں عورتیں زیادہ ہیں اور مرد کچھ کم۔ تو اکثریت کی رہنمائی کی گئی ہے۔

دوسرا امر داور عورت کے تعلق کی کچھ حدود بتادی گئیں۔

یہ تعلق بھی فطری انداز سے ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ ہم سب کو پتا ہے کہ کھانا منہ سے کھایا جائے گا۔

آدمؑ اور حوّا سے یہ تعلق فطری طریقے سے چل رہا ہے۔ اللہ نے جسم کے تمام اعضاء کے کچھ کام رکھے ہیں۔ کچھ اعضاء سے نسلِ انسانی کی بقا کے لئے رکھے ہیں۔ انسان کی اولاد کا سلسلہ چلتا ہے۔

ہمیں یہ بات فطرت نے بتادی۔

جب لوگ اللہ کے احکام اور دین کو پیچھے ڈال کر شیطان کی پیروی کرتے ہیں۔ تو وہ فطرت سے ہٹ کر کام شروع کر دیتے ہیں۔

اللہ نے کھول کھول کر بیان کر دیا کہ اللہ نے عورت اور مرد کے تعلق میں کیا حدود اور حقوق و فرائض رکھے ہیں۔ سورۃ نساء میں عورت کو کروٹ کا ساتھی کہا گیا ہے۔

کیا عورت دل بہلانے والی شو پیس ہے یا شوہر بیوی کے لئے ذمّہ داریاں رکھی گئی ہیں۔

ہم یہ بھی دیکھیں گے طلاق کی کونسی قسمیں ہیں۔

آج آپ یہ ضرور کہیں گی کہ اللہ تیرا شکر تونے مجھے عورت بنایااور اتنے اچھے حقوق عطافرمائے۔

دُنیاکے کسی پلیٹ فارم پر عورت کے حقوق پر بات کرنی ہو تو آج کی آیات اِس کی بہترین مثال ہیں۔

صحابہ کرامؓ نے یہ سوال کیا۔ اپنی بیویوں کی وجہ سے۔

بعض اوقات اس طرح کے سوال پوچھنے پڑتے ہیں کیونکہ حدودو قیود کاخیال رکھناپڑتا ہے۔

لیکن پھر اُسی بات کو موضوعِ سُخن نہ بنالیاجائے۔ مزاح اور گپ شپ کاموضوع نہ بنایاجائے۔ صرف سیکھنے کی نیّت سے بات کی جائے۔

حدیثؐ۔ ایسی باتیں سرعام نہیں کرنی چاہیے۔ شرم وحیاکاخیال رکھاجائے۔ تھوڑالپیٹ کر بات کی جائے۔ کھلی کھلی باتیں نہ کی جائیں۔ اشارۃً بات کی جاسکتی ہے۔

اب یہ بات کب کی گئی جب مشرکینِ مکّہ تواس بات کاکچھ خیال ہی نہ رکھتے۔ یہود کے علماء دین کی ظاہری باتوں پر توبہت توجہ دیتے۔ جیسے حیض کے دنوں میں عورتوں کو اُچھوت سمجھتے۔ ان کاسب کچھ الگ کر دیتے۔ اُن سے کچھ لے کر کھاتے پیتے بھی نہیں۔ بلکہ اُن کے رہنے کی جگہ بھی الگ کر دی جاتی اور عورت کواحساس دلایاجاتا کہ وہ ناپاک اور گندی ہیں۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہود اللہ کے خوف میں حد سے بڑھ گئے اور دین کو سخت کر دیا۔

تیسرا گروپ عیسائی تھے۔ یہ مدینہ کے قریب نجران کی بستی میں رہتے تھے۔ ایک تو یہود کی چڑ میں انہوں نے دین کو بہت نرم کر دیا۔ اور عیسائیوں نے دین کو بہت آسان کر کے پیش کیا کہ عیسیٰؑ ہمارے خاطر سولی چڑھ گئے۔ اب اللہ سے محبت کرو۔ اور جو مرضی کرو۔

سورۃ فاتحہ میں بھی ہم نے دیکھا کہ ایک تو وہ مغضوب ہیں جن پر اللہ کا غضب نازل ہُوا اور دوسرے وہ جو ضالین ہیں کہ بھٹک گئے ہیں۔

صحابہ کرامؓ کے اندر یہود کا اثر زیادہ ہو سکتا تھا، ایک تو جب وہ ہجرت کر کے مدینہ گئے۔ مکّہ میں تھے تو مکّی عورتوں سے شادیاں ہوئیں۔ مدینہ آئے تو مدنی عورتوں سے شادیاں ہوئیں۔ دوسرا وہاں دوسری یا تیسری شادی عام سی بات تھی۔ اور عورت کی طلاق کے بعد بھی شادی ہوتی تھی۔

مدینہ میں یہ منہ بولی بات مشہور تھی کہ خاص حالات میں میاں بیوی کا ملاپ ہو تو بچّہ بھینگا پیدا ہوتا ہے۔ صحابہ کرامؓ تو پریشان ہو گئے۔ اس لئے صحابہ کرامؓ نے یہ سوال اللہ کے نبیؐ سے کئے۔

یہ ہے اصل بات۔ جب بھی کوئی مسئلہ ہو تو صاحبِ علم سے بات پوچھنی چاہیئے۔ نہ یہ کہ ادھر اُدھر بیٹھ کر بحث کریں اور نہ اپنی مرضی کریں۔ قرآن وسُنّت ہمارے اصل علم کے ذرائع ہیں۔

ورنہ تو لوگ انہی آیات سے کئی کچھ جائز کر کے دِکھا دیں گے۔

قرآن نے ہر ایک مسئلے کا حل پیش کیا ہے۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۙ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ

وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ﴿٢٢٢﴾ اور تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ کہہ دو کہ وہ تو نجاست ہے۔ سو ایام حیض میں عورتوں سے کنارہ کش رہو۔ اور جب تک پاک نہ ہو جائیں ان سے مقاربت نہ کرو۔ ہاں جب پاک ہو جائیں تو جس طریقے سے خدا نے ارشاد فرمایا ہے ان کے پاس جاؤ۔ کچھ شک نہیں کہ خدا توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

یہ ایک تکلیف ہے۔ اور اس دوران گندا خون جسم سے نکل جاتا ہے۔ اگر ہم فطرت کے تقاضوں پر رہیں تو ہمارے لئے آسانی ہے۔ اللہ نے ایک خوبصورت نظام بنایا ہے۔

جب لڑکی بالغ ہوتی ہے تو اُس کے اندر جذبات کے اُبھار شروع ہو جاتے ہیں۔ لڑکوں میں بھی اسی قسم کی تبدیلیاں آتی ہیں۔ لڑکی کے رحم میں تبدیلیاں آتی ہیں۔ مخالف جنس میں دلچسپی پیدا ہو جاتی ہے۔ اب اگر تو لڑکی کو مرد کے سپرم مل جاتے ہیں تو وہ رحم میں بچہ بن کر پرورش پانے لگتا ہے۔ اور وہ نو مہینے وہاں رہتا ہے۔ جب رحم کو اُس کا سپرم نہیں ملتا تو رحم کی دیواریں ٹوٹ جاتی ہیں وہاں سے خون نکل کر باہر آنے لگتا ہے۔ کتنا خون یا رنگ کا وغیرہ اس خون کا لڑکی کی سوچ سے بھی تعلق ہے۔

اب اس بات پر غور و فکر کریں کہ جب یہ قرآن نازل ہُوا تو اُس وقت یہ سب باتیں صرف اللہ کو ہی پتا تھیں۔ اللہ کے نبیؐ نے یہ سب باتیں کہاں سے بیان فرمائیں؟ یہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔

کچھ دن یہ خون نکلتا ہے پھر ۲۸ دِن میں اگر اُسے پھر وہ سپرم نہیں ملتا تو دوبارہ وہی سرکل شروع ہو جاتا ہے۔ اسے تکلیف کہہ کر اللہ تعالیٰ نے عورت کے حقوق کی بات کی ہے۔ آپ خود سوچیں کہ اُنگلی پر ذرا سا کٹ لگ جائے تو تکلیف ہوتی ہے اسی طرح حیض بھی ایک تکلیف ہے۔ کمزوری ہوتی ہے۔ اگر

شوہر کوئی تقاضہ کر دے تو اللہ نے یہ بتا دیا کہ عورت کے لئے تکلیف ہے۔ مرد کو خاص حد تک صبر اور برداشت سے کام لینا پڑتا ہے۔

شوہر بیوی ساتھ رہتے ہیں۔ کبھی کوئی بات اچھی یا بُری لگ سکتی ہیں۔ لیکن آپ ایکدوسرے کی ضرورت بن چکے ہیں۔ تو اِس ایک خاص تعلق کی وجہ سے آپ ایکدوسرے سے جُڑے رہتے ہیں۔ آج جب ہم سسٹم میں خرابیاں دیکھتے ہیں۔ مثال یہ کہ جب ہم منگنی یا نکاح کر دیتے ہیں اور لڑکا اپنے گھر اور لڑکی اپنے گھر، دونوں بات چیت تو کرنے لگتے ہیں۔ فون پر یا ویسے مل جل کر۔ کہتے تو یہ ہیں کہ ہم ایکدوسرے کو سمجھ رہے ہیں۔ لیکن اونچ نیچ میں دونوں دُور ہو جاتے ہیں۔

اللہ نے یہ رشتہ ہی ایسا بنایا ہے کہ جب خاص تعلق قائم ہوتا ہے تو دونوں ایکدوسرے کو برداشت کرتے رہتے ہیں۔ لیکن باتوں باتوں میں رشتے ٹوٹ بھی جاتے ہیں۔ کیونکہ دونوں میں دُوری ہوتی ہے۔ غیر فطری طریقے سے رشتے خراب ہو جاتے ہیں۔

آج لڑکی لڑکا دوست بن کر بات کرتے ہیں کل میاں بیوی بنیں گے۔ کبھی منگنی ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی نکاح۔ یہ آج کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔

ہمارے لئے یہ پیغام ہے کہ اسلام کی چھت کے نیچے آجائیں۔ اسلام ہمارا تحفظ کرتا ہے۔ لڑکی لڑکے کو غیر فطری انداز سے آپس میں فری نہ ہونے دیں۔

یہ قرآن رَبّ کا کلام ہے۔ اس سے بہتر بات کوئی انسان تو کر ہی نہیں سکتا۔ 'سو ایام حیض میں عورتوں سے کنارہ کش رہو۔' اشارةً بات کی گئی۔ حیض کا ایک دفعہ ذکر کر کے دو باتوں سے روک دیا گیا۔ 'اور

جب تک پاک نہ ہو جائیں ان سے مقاربت نہ کرو۔' دُور رہو سے مراد ہے کہ میاں بیوی والا تعلق قائم نہ کرو۔ گھر یا کمرے سے الگ بات کا نہیں کہا گیا۔ بعض مقامات پر عورتوں کو گھروں سے الگ کر دیتے ہیں۔

بعض اوقات لوگوں نے اپنے اُصول بنائے ہوئے ہیں۔ حیض اور استحاضہ میں فرق ہے۔ اگر کوئی مسئلہ ہے تو علم والے سے پوچھ لیں۔ کیونکہ نماز اور روزے کی پابندی لازمی ہے۔

ایک تو ہمارے معاشرے میں بچّوں کو ہر طرف ایسا کچھ دکھایا جارہا ہے جو عمر کے لحاظ سے اُن کے لئے مناسب نہیں ہے۔ سوشل میڈیا نے حالات مزید خراب کر دئے ہیں۔ بچّوں کو جسمانی طور پر مسئلے شروع ہو رہے ہیں۔

لڑکیوں کو ہم ایک ہی مشورہ دیں گے کہ اپنی نگاہ کو پاکیزہ رکھیں۔ دِل کو صاف رکھیں۔ کثرت سے روزے رکھیں۔ اللہ کے نبیؐ نے مردوں کو بھی یہی مشورہ دیا تھا کہ شادی کی عمر ہو تو جب تک شادی نہیں ہوتی روزے رکھیں۔ ایسی چیزوں سے بچیں جن سے جذبات میں ہل چل ہو۔ کچھ گندا یا غلط نہ دیکھیں نہ سُنیں۔ اچھی چیزیں سُنیں اور دیکھیں۔

اللہ کی نبیؐ کی سیرت پڑھے بغیر آپ یہ موضوع نہیں سمجھ سکتے۔ دوسری چیز ہمیں احادیثؐ سے یہ پتا چلتی ہے کہ عورت کی وہ پرائیویٹ جگہ اُن دنوں میں مرد کے لئے حرام ہے۔

جو لوگ احادیثؐ کے انکاری ہیں وہ ثابت کریں کہ حیض کے دنوں میں عورت نماز نہ پڑھے۔ حضرت عائشہؓ کی روایت سے پتا چلتا ہے کہ حیض کے دنوں میں نماز نہیں پڑھتی تھیں اور نہ ہی اُن کو حیض کے بعد دُہراتی تھیں۔ روزوں کو بعد میں رَکھ لیتی تھیں۔

جو لوگ احادیثؐ کے انکاری ہیں وہ تو یہاں تک کہتے ہیں کہ عورت حیض میں بھی نماز پڑھے۔ اور کچھ لوگوں نے تو سؤر کو بھی حلال کر دیا ہے۔

ایک طرف یہ حال ہے اور دوسری طرف لوگ نماز ہی نہیں پڑھتے۔

اللہ نے عورت کو یہ حق دے دیا کہ اُس کو نماز میں رُخصت مل گئی ہے۔

اگر آپ نے اس موضوع کو مزید سمجھنا ہے تو یہ دیکھیں کہ اللہ کے نبیؐ کا اپنی بیویوں سے کیسا سلوک تھا۔ نبی پاکؐ اپنی بیویوں کے حیض کے دنوں میں اُن کے ساتھ کھاتے پیتے اور سوتے۔ یہاں تک کے عائشہؓ کی گود میں سَر مبارک رکھ کر قرآن کی تلاوت فرماتے۔ عائشہؓ کا جھوٹا پانی پیتے۔ اُن کی چھوڑی ہوئی ہڈی چوستے۔ حتیٰ کہ عائشہؓ نے حیض کی حالت میں اُنؐ کو جائے نماز بھی دیا۔

نورالقرآن ویب سائٹ سے رہبر کامل ؐسیریز کو سُن لیں۔

دُکھ اور تکلیف کے دنوں میں عورتوں سے الگ ہو جاؤ۔ یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں۔ یعنی خون آنا بند ہو جائے۔ اور جب تک پاک نہ ہو جائیں ان سے مقاربت نہ کرو۔ ہاں جب پاک ہو جائیں تو جس طریق سے خدا نے ارشاد فرمایا ہے ان کے پاس جاؤ۔

دو دفعہ پاک ہونے کا ذِکر آیا ہے۔ یعنی خون آنا بند ہو جائے اور پھر پاک ہونے سے مُراد ہے کہ غسل کر لیں۔ محتاط رائے یہ ہے کہ غسلِ جنابت کے بعد ہی عورت اور مرد کا وہ تعلق قائم ہو۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ خون بند ہو جائے تو مرد اور عورت آپس میں تعلق قائم کر سکتے ہیں لیکن حکم واضع نظر آتا ہے کہ غسل کے بعد ہی جائز ہے۔

دیکھنے میں لگتا ہے کہ فَأْتُوهُنَّ حکم نظر آتا ہے لیکن یہاں اس سے مُراد ہے کہ جس تعلق سے منع کیا گیا تھا اَب اجازت دی جا رہی ہے۔

آگے کہا جا رہا ہے کہ پچھلی زندگی میں اگر کوئی غلطی ہو گئی تو؛

'کچھ شک نہیں کہ خدا توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔'

توبہ کر لو اللہ معاف کر دو۔ آئندہ نہ کریں۔ اللہ پاک رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

اسلام فطرت کا دین ہے۔ اسلام صفائی اور پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔ مرد اور عورت دونوں سے کہا جا رہا ہے کہ پاک صاف رہیں۔ حدیثؐ ہے کہ 'صفائی نصف ایمان ہے'۔

پہلے ہم نے شراب اور جوئے کی بات کی۔ شراب عقل کو گندا کر دیتی ہے، جوٗا مال اور مزاج کو گندا کر دیتا ہے۔ اسلام چاہتا ہے کہ ہم پاک اور صاف رہیں۔ پاک ہونے کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ ہم توبہ کریں۔

پچھلی زندگی کے گناہوں پر شرمندہ رہیں۔ صاف رہنے کا طریقہ ہے کہ اپنی ذاتی صفائی کا خیال رکھیں۔ کپڑے صاف سُتھرے پہنیں۔

اسلام انسان کو اندر سے صاف رکھتا ہے۔ اگر اپنے ذہن کو متوازن اور صحیح رکھنا چاہتے ہیں۔ تو سوچ کو پاکیزہ رکھیں۔

جسم کو غیر ضروری بالوں سے صاف رکھیں۔ اِس کی حد ہے کہ چالیس دِن سے پہلے صفائی کر لیں۔ اس بات کا پیریڈز سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہر ہفتے یا دو ہفتے بعد کر لیں۔ یا جب آپ کو مناسب لگے۔

دوسرا ہمارے ہاں یہ خیال ہے کہ اِن دنوں میں پہنے ہوئے کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں۔ کپڑے ناپاک نہیں ہوتے۔ صرف وہی جگہ دھونی ہے جہاں خون لگ جائے۔ پانی سے دھو لیں۔ نشان نہ بھی جائے تو کوئی بات نہیں۔

اگر حیض کے دوران کپڑے پہنے ہوئے پسینہ آ جائے تو کوئی بات نہیں۔ ہمارے ہاں یہ بھی بدعت ہے کہ اگر پسینہ آ جائے تو کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں۔

حیض کے دوران چادریں تکیے رضائی کچھ دھونے کی ضرورت نہیں۔ اگر کہیں داغ لگ جائے تو پھر دھو لیں۔

ضروری بات یہ ہے کہ صاف سُتھرے رہیں۔ اور گھر میں ایسی جگھوں کی بھی صفائی کریں جہاں آپ عام طور پر صفائی نہیں کرتیں۔